چاول کے گٹھوں میں گ

"یہ تو غیر معمولی بات ہے" گوہی جونہی گھر سے نکلا وہ اپنے پ میں بڑبڑایا۔ زلزلہ تو اتنا شدید نہیں تھا لیکن زمین کی سست اور طویل کپکپاہٹ اور گڑگڑاہٹ ایسی تھی کہ گوہی نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ یہ ایک منحوس علامت تھی۔ گھبرا کر اس نے باغ سے نیچے گاؤں کی طرف دیکھا، دیہاتی فصل کاٹنے کی تیاری میں اس قدر منہمک تھے کہ ایسا لگتا تھا کہ انہیں زلزلے کا احساس تک نہیں۔ اب جو اس نے سمندر کی طرف دیکھا تو اس کی نگاہیں ایک نظارے پر مبہوت ہو کر رہ گئیں۔ ہوا کی مخالف سمت میں لہریں واپس سمندر کی طرف جا رہی تھیں۔ اگلے لمحے اسے چٹانوں کی سیاہی پھیلتی ہوئی نظر ئی۔

"میرے خدایا یہ تو سونامی ہے" گوہی نے سوچا اگر اس نے کچھ نہ کیا تو چار سو لوگوں کی زندگیاں اس گاؤں کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گی۔ لیکن وہ کر ہی کیا سکتا تھا! وہ ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر چلایا " ہا ہاں" اور گھر کے اندر بھاگا۔ چند لمحے بعد وہ باہر نکلا تو اس کے ہاتھ میں مشعل تھی۔ وہاں ارد گرد چاول کے گٹھے پڑے ہوئے تھے "یہ ہے تو بڑے نقصان کی بات کہ میں ان گٹھوں کو گ لگاؤں لیکن ایسا کر کے میں دیہاتیوں کی زندگیاں بچا سکتا ہوں" اس نے ایک گٹھے کو گ دکھائی لمحے بھر میں شعلہ لپکا جسے ہوا نے مزید بھڑکایا۔

وہ مضطربانہ بھاگ بھاگ کر تمام گٹھوں کو گ لگاتا گیا، پھر مشعل کو نیچے پھینکتے ہوئے وہ سمندر کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا۔ سورج غروب ہو چکا، تھا اندھیرا چھا رہا تھا، گٹھوں کی گ کے شعلے سمان کی طرف اٹھ رہے تھے۔ کسی نے گ کو دیکھا تو مندر کی گھنٹی بجا دی " گ! گ! یہ تو علاقہ کے زمیندار کے گھر سے اٹھ رہی ہے" جوان دیہاتی چلاتے ہوئے پہاڑی کی طرف دوڑے۔ بوڑھے، عورتیں اور بچے بھی ان کے پیچھے بھاگنے لگے۔ گوہی نے بے صبری سے ان لوگوں کو دیکھا تو اسے ایسا لگا جیسے وہ چیونٹیوں سے بھی سست چل رہے ہوں۔ بالا خر تقریباً بیس (20) جوان بھاگ کر اوپر اس کی طرف ئے اور گ بجھانے لگے۔

"چھوڑو! چھوڑو! فت نے والی ہے تمام لوگوں کو یہاں لے ؤ" گوہی زور سے بولا

دیہاتی یکے بعد دیگرے جمع ہوتے گئے۔ جونہی وہ اوپر ئے اس نے تمام بوڑھوں، مردوں، جوان عورتوں اور بچوں کو گننا شروع کر دیا۔ دیہاتی کبھی گوہی کو دیکھتے اور پھر جلتے ہوئے گٹھوں کو۔

وہ پوری طاقت سے ان کو مخاطب ہوا۔

"ادھر دیکھو! وہ رہا ہے"

لوگوں نے افق کی مدھم ہوتی ہوئی روشنی میں اس طرف دیکھا جس طرف گوہی نے اشارہ کیا۔ سمندر کے کنارے ایک فاصلے پر انہیں ایک سیاہ لکیر دکھائی دی۔ ان کے دیکھتے دیکھتے لکیر موٹی ہوتی گئی اور پھیلتے ہوئے گے بڑھنے لگی۔

"یہ تو سونامی ہے" ان میں سے ایک شخص چلایا۔

اسی اثنا میں ایک بڑی لہر پوری چٹان کے وزن سے کنارے سے ٹکرائی، جس سے زمین لرز گئی۔ شور ایسا تھا کہ جیسے سینکڑوں رعد ایک ساتھ گرج رہے ہوں۔ لوگ غیر اختیاری طور پر پیچھے ہٹ گئے ایک لمحے کو انہیں ایسی پھوار کے سوا کچھ نظر نہ یا جس نے بادلوں کی طرح پہاڑی کو لپیٹ میں لے لیا تھا۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ سفید سمندر شدت کے ساتھ ان کے گاؤں پر سے گے اور پیچھے کی طرف دو یا تین مرتبہ گزر گیا۔ لمحہ بھر کے لئے پہاڑی پر خاموشی طاری رہی، لوگ ٹکٹکی باندھ کر افسردہ نگاہوں سے اس جگہ کو دیکھ رہے تھے جہاں ان کا گاؤں تھا، لیکن اب یہ ختم ہو چکا تھا۔ کوئی ایک چیز بھی وہاں نہیں تھی سب کچھ لہروں نے اکھاڑ پھینکا تھا۔ ادھر چاول کے گٹھوں کی گ بھڑک چکی تھی اور اس کی وجہ سے روشنی ہو گئی تھی۔ اب پہلی مرتبہ لوگوں نے اپنے حواس مجتمع کیے اور انہیں محسوس ہوا کہ وہ خیریت سے ہیں اور اس گ نے انہیں بچا لیا ہے۔

تمام لوگ خاموشی سے گوہی کے قدموں میں گر گئے۔

یہ کہانی Tsuneszo Nakai نے Lafcadio Hearn کے ناول

" Living God" سے لی ہے ۔ جاپانی وزارت تعلیم نے اس کہانی کو 1937 سے 1946 تک

کے پرائمری درجہ کے نصاب میں شامل کرنے کی منظوری دی۔ جاپانی زبان سے انگریزی میں اس کا

ترجمہ ڈاکٹر او میوٹا (Dr. O. Muta) نے چند ایک تبدیلیوں کے ساتھ کیا۔

میں نے اس کا ترجمہ پروفیسر فومی کی ماتا(Prof: Fomi ki Mata) کی ہدایت

پر مورخہ 19-12-2010 کو اردو زبان میں کیا۔

گوہی کا اصل نام ہاما گوچی گوہی (Hamaguchi Goahi) تھا۔ وہ علاقے کا غریب

پرورز مین دار تھا۔ اس نے یہ کارنامہ 1854 میں نان کائی(Nankai) کے زلزلے کے نتیجے میں

نے والے سونامی کے دوران لوگوں کی زندگیاں بچا کر انجام دیا۔

ج تک اس کا نام اسی حوالے سے زندہ و جاوید ہے۔ یہ سونامی "ہیروگاوا " علاقے میں موجود

"ہیرو مورا" گاؤں میں یا۔ اس علاقے کی سیر ہماری ٹریننگ کا حصہ تھی۔

Muhammad Zahid Abbas

محمد زاہد عباس

پاکستان میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ

Operating Managment on Earthquake,Tsunami and Volcano observation system

Graduate School of Earth Sciences Nagoya University Japan

Through,Japan International Co-Opration Association (JICA)